بحث میلاد شریف کے بیان میں

اس بحث میں دو باب ہیں۔ پہلا باب تو میلا د شریف کے ثبوت میں، دوسرا باب اس پر اعتراضات و جوابات میں۔

پہلا باب
میلاد شریف کے ثبوت میں

اولاً تو معلوم ہونا چاہئیے کہ میلا د شریف کی حقیقت کیا ہے اور اس کا حکم کیا؟ پھر یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے دلائل کیا ہیں؟ میلا د شریف کی حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت پاک کا واقعہ بیان کرنا، حمل شریف کے واقعات، نور محمدی کی کرامات، نسب نامہ یا شیر خوارگی اور حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں پرورش حاصل کرنے کے واقعات بیان کرنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پاک نظم یا نثر میں پڑھنا، سب اس کے تابع ہیں۔ اب واقعہ ولادت خواہ تنہائی میں پڑھو یا مجلس جمع کے نظم میں پڑھو یا نثر میں، کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر جس طرح بھی ہو اس کو میلا د شریف کہا جاوے گا۔ محفل میلا د شریف منعقد کرنا اور ولادت پاک کی خوشی منانا۔ اس کے ذکر کے موقع پر خوشبو لگانا، گلاب چھڑکنا، شیرینی تقسیم کرنا، غرضیکہ خوشی کا اظہار جس جائز طریقہ سے ہو وہ مستحب اور بہت ہی باعث برکت اور رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے۔

(۱) عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی: ربنآ انزل علینا مآ ئدۃ من السمآء تکون لنا عیدالا ولنا و اخرنا o (مائدہ:۱۱۴) معلوم ہوا کہ مائدہ آنے کے دن کو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید کا دن بنایا۔ آج بھی اتوار کو عیسائی اسی لئے عید مناتے ہیں کہ اس دن دسترخوان اترا تھا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری اس مائدہ سے کہیں بڑھ کر نعمت ہے لہٰذا آپ کی ولادت کا دن بھی یوم العید ہے۔ ہاں اس مجلس پاک میں حرام کام کرنا سخت جرم اور گناہ ہے جیسے عورتوں کا اس قدر بلند آواز سے نعت شریف پڑھنا کہ اجنبی مرد سنیں، سخت منع ہے۔ عورت کی آواز اجنبی مرد کو سننا جائز نہیں۔ اگر کوئی مرد نماز کی حالت میں کسی کو سامنے نکلنے سے روکے تو آواز سے سبحان اللہ کہہ دے۔ لیکن اگر عورت کسی کو روکے تو سبحان اللہ نہ کہے بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنا ہاتھ مارے۔ جس سے معلوم ہوا کہ عورت نماز میں ضرورت کے وقت بھی کسی کو اپنی آواز نہ سنائے۔ اسی طرح میلا د شریف میں باجے کے ساتھ نعت خوانی کرنا بہت ہی گناہ ہے کہ باجہ کھیل کود اور لغویات میں سے ہے ویسے بھی باجہ سے کھیلنا حرام ہے اور خاص نعت خوانی جو کہ

عبادت ہے،اس پر باجے کو استعمال کرنا اور بھی جرم ہے۔اگر کسی جگہ میلا د شریف میں یہ خرابیاں پیدا کردی گئی ہوں تو ان خرابیوں کو دور کیا جاوے۔لیکن اصل میلا د شریف کو بند نہ کیا جاوے۔اگر عورت بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرے یا لوگ قرآن کریم باجے سے پڑھنے لگیں تو ان بیہودگیوں کو مٹا دو۔قرآن پڑھنا نہ روکو کیونکہ یہ عبادت ہے۔

میلا د شریف قرآن و احادیث و اقوال علماء اور ملائکہ اور پیغمبروں کے فعل سے ثابت ہے۔قرآن کریم میں ارشاد ہوا رب تعالیٰ فرماتا ہے: واذکروا نعمت اللہ علیکمo (آل عمران:۱۰۳) ''اور اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو''۔اور حضور کی تشریف آوری اللہ کی بڑی نعمت ہے۔میلا د پاک میں اسی کا ذکر ہے لہٰذا محفل میلا د کرنا اس آیت پر عمل ہے۔

(۲) واما بنعمۃ ربک فحدثo (الضحیٰ)

ترجمہ: ''اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو''۔

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں تشریف آوری تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے کہ رب تعالیٰ نے اس پر احسان جتایا ہے اس کا چرچا کرنا اسی آیت پر عمل ہے۔آج کسی کے فرزند پیدا ہو تو ہر سال تاریخ پیدائش پر سالگرہ کا جشن کرتا ہے۔کسی کو سلطنت ملے تو ہر سال اس تاریخ پر جشن جلوس مناتا ہے تو جس تاریخ کو دنیا میں سب سے بڑی نعمت آئی اس پر خوشی منانا کیوں منع ہوگا؟ خود قرآن کریم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلا د جگہ جگہ ارشاد فرمایا۔فرماتا ہے: لقدجآء کم رسولo (توبہ:۱۲۸) ''اے مسلمانوں! تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لے آئے'' اس میں تو ولادت کا ذکر ہوا پھر فرمایا: من انفسکمo حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نسب نامہ بیان ہوا کہ وہ تم میں سے یا تمہاری بہترین جماعت میں میں سے ہیں۔حریص علیکمo سے آخر تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت بیان ہوئی۔آج میلا د شریف میں یہ ہی تین باتیں بیان ہوتی ہیں۔

(۳) لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولاًo (آل عمران:۱۶۴)

ترجمہ: اللہ نے مسلمانوں پر بڑا ہی احسان کیا کہ ان میں اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج دیا۔

ھوالذی ارسل رسولہ بلھدایٰ و دین الحقo (فتح:۲۸)

ترجمہ: رب العالمین وہ قدرت والا ہے جس نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

غرضیکہ بہت سی آیات ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت پاک کا ذکر فرمایا گیا۔معلوم ہوا کہ میلاد کا ذکر سنت الٰہیہ ہے۔اب اگر جماعت کی نماز میں امام یہ ہی آیات ولادت پڑھے تو عین نماز میں میرے آقا کا میلاد ہوتا ہے۔دیکھو امام صاحب کے پیچھے مجمع بھی ہے اور قیام بھی ہو رہا ہے۔پھر ولادت پاک کا ذکر بھی ہے۔بلکہ خود کلمہ طیبہ میں میلاد شریف ہے کیونکہ اس میں ہے:محمد رسول اللہ ''محمد اللہ کے رسول ہیں۔''رسول کے معنی ہیں بھیجے ہوئے اور بھیجنے کے لئے آنا ضروری ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کا ذکر ہوگیا۔اصل میلاد پایا گیا۔قرآن کریم نے تو انبیاء علیہم السلام کا بھی میلاد بیان فرمایا۔سورہ مریم میں حضرت مریم کا حاملہ ہونا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت پاک کا ذکر۔حتیٰ کہ حضرت مریم کا دردزہ اس تکلیف میں جو کلمات فرمائے کہ:یٰلیتنی مت قبل ھٰذا○(مریم:۲۳) ''پھر ان کی ملائکہ کی طرف سے تسلی پانا۔پھر یہ کہ حضرت مریم نے اس وقت کیا غذا کھائی۔پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قوم سے کلام فرمانا غرضیکہ سب ہی بیان فرمایا۔یہ ہی میلاد خواں بھی پڑھتا ہے کہ حضرت آمنہ خاتون نے ولادت پاک کے وقت فلاں فلاں معجزات دیکھے۔پھر یہ فرمایا پھر اس طرح حوران بہشتی آپ کی امداد کو آئیں۔پھر کعبہ معظّمہ نے آمنہ خاتون کے گھر کو سجدہ کیا وغیرہ وغیرہ وہ ہی قرآنی سنت ہے۔اسی طرح قرآن نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش،ان کی شیر خوارگی،ان کی پرورش،ان کا چلنا پھرنا،مدین میں جانا،حضرت شعیب کی خدمت میں جانا،وہاں رہنا اور ان کی بکریاں چرانا،ان کا نکاح،ان کا نبوت ملنا،سب کچھ بیان فرمایا،یہ ہی باتیں میلاد پاک میں ہوتی ہیں۔

مدارج النبوۃ وغیرہ نے فرمایا کہ سارے پیغمبروں نے اپنی اپنی امتوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کی خبریں دیں۔حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان تو قرآن نے بھی نقل فرمایا:

و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد○(الصف:٦)

ترجمہ: میں ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام پاک احمد ہے۔

سبحان اللہ!بچوں کے نام پیدائش کے ساتویں روز ماں باپ رکھتے ہیں۔مگر ولادت پاک سے ۵۷۰ سال پہلے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ان کا نام احمد ہے۔ہوگا نہ فرمایا۔معلوم ہوا کہ ان کا نام پاک رب تعالیٰ نے رکھا۔کب رکھا؟یہ تو رکھنے والا جانے۔

یہ بھی میلا د شریف ہے۔صرف اتنا فرق ہوا کہ ان حضرات نے اپنی قوم کے مجمعوں میں فرمایا کہ وہ تشریف لائیں گے ہم اپنے مجمعوں میں کہتے ہیں کہ وہ تشریف لے آئے۔فرق ماضی و مستقبل کا ہے بات ایک ہی ہے۔ثابت ہوا کہ میلا د سنت انبیاء بھی ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے: قل بفضل اللہ و برحمتہٖ فبذٰلك فلیفرحوا o (یونس:۵۸) ''یعنی اللہ کے فضل ورحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔'' معلوم ہوا کہ فضل الٰہی پر خوشی منانا اسی آیت پر عمل ہے اور چونکہ یہاں خوشی مطلق ہے۔ہر جائز خوشی اس میں داخل لہٰذا محفل میلا د کرنا وہاں کی زیب وزینت سج دھج وغیرہ سب باعث ثواب ہیں۔

(۴) مواہب لدنیہ اور مدارج النبوۃ وغیرہ میں ذکر ولادت میں ہے کہ شب ولادت میں ملائکہ آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا۔ہاں ازلی راندہ ہوا شیطان رنج وغم میں بھاگا بھاگا پھرا۔اس سے معلوم ہوا کہ میلا د سنت ملائکہ بھی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بوقت پیدائش کھڑا ہونا ملائکہ کا کام ہے۔اور بھاگا بھاگا پھرنا شیطان کا فعل ہے۔اب لوگوں کو اختیار ہے کہ چاہے تو میلا د پاک کے ذکر کے وقت ملائکہ کے کام پر عمل کریں یا شیطان کے۔

(۵) خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجمع صحابہ کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر اپنی ولادت پاک اور اپنے اوصاف بیان فرمائے۔جس سے معلوم ہوا کہ میلا د پڑھنا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ جلد دوم باب فضائل سید المرسلین فصل ثانی میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔شاید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک خبر پہنچی تھی کہ بعض لوگ ہمارے نسب پاک میں طعن کرتے ہیں۔فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا پس منبر پر قیام فرما کر پوچھا بتاؤ میں کون ہوں سب نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ ہیں۔فرمایا: میں محمد بن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہوں۔اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ہم کو بہتر مخلوق میں سے کیا۔پھر ان کے دو حصے کئے عرب وعجم،ہم کو ان میں سے بہتر یعنی عرب میں سے کیا۔پھر عرب کے چند قبیلے فرمائے ہم کو ان کے بہتر قریش میں سے کیا۔پھر قریش کے چند خاندان بنائے ہم کو ان میں سے بہتر خاندان یعنی بنی ہاشم میں سے کیا۔اسی مشکوٰۃ اسی فصل میں ہے کہ ہم خاتم النبیین ہیں اور ہم حضرت ابراہیم کی دعا،حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کا دیدار ہیں جو انہوں نے ہماری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور چمکا جس سے شام کی عمارتیں ان کو نظر آئیں''۔اس مجمع میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا نسب نامہ،اپنی نعت شریف،اپنی

ولادت پاک کا واقعہ بیان فرمایا۔ یہ ہی میلا د شریف میں ہوتا ہے۔ ایسی صدہا احادیث پیش کی جاسکتی ہیں۔

(٦) صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جا کر فرمائش کرتے تھے کہ ہم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت شریف سناؤ۔ معلوم ہوا کہ میلا د شریف سنت صحابہ بھی ہے۔ چنانچہ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل اول میں ہے کہ حضرت عطا ابن یسار فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ ابن عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ نعت سناؤ جو کہ توارت شریف میں ہے۔ انہوں نے پڑھ کر سنائی، اسی طرح حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت پاک تورات میں یوں پاتے ہیں: محمد اللہ کے رسول ہیں، میرے پسندیدہ بندے ہیں، نہ کج خلق نہ سخت طبیعت، ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں اور ان کی ہجرت طیبہ میں، ان کا ملک شام میں ہوگا، ان کی امت خدا کی بہت حمد کرے گی کہ رنج وخوشی ہر حال میں خدا کی حمد کرے گی۔ (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

(٧) یہ تو مقبول بندوں کا ذکر تھا کفار نے بھی ولادت پاک کی خوشی منائی۔ تو کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہی کر لیا۔ چنانچہ بخاری جلد دوم کتاب النکاح باب و امھٰتکم الّتی ارضعنکم وما یحرم من الرضاعۃ میں ہے:

فلما مات ابولھب اریہٖ بعض اھلہٖ بشر ھیئۃ قال لہ ماذا لقیت قال ابو لھب الق بعدکم خیرا انی سقیت فی ھذہٖ بعتاقتی ثوبیۃ ○ (الضف:٦)

ترجمہ: جب ابولہب مرگیا تو اس کو اسکے بعض گھر والوں نے خواب میں برے حال میں دیکھا پوچھا کیا گزری ابولہب بولا کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے ثوبیہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

بات یہ تھی کہ ابولہب حضرت عبداللہ کا بھائی تھا۔ اس کو لونڈیا ثوبیہ نے آکر اس کو خبر دی کہ آج تیرے بھائی عبداللہ کے گھر فرزند (محمد رسول اللہ) پیدا ہوئے اس نے خوشی میں اس لونڈی کو انگلی کے اشارے سے کہا کہ جا تو آزاد ہے۔ یہ سخت کافر تھا جس کی برائی قرآن میں آرہی ہے۔ مگر اس خوشی کی برکت سے اللہ نے اس پر یہ کرم کیا کہ جب دوزخ میں وہ پیاسا ہوتا ہے تو اپنی اس انگلی کو چوستا ہے پیاس بجھ جاتی ہے حالانکہ وہ کافر تھا ہم مومن، وہ دشمن تھا ہم ان کے بندے بے دام، اس نے بھتیجے کے پیدا ہونے کی خوشی کی تھی نہ کہ رسول اللہ کی، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کرتے ہیں۔ تو وہ کریم ہیں ہم ان کے بھکاری وہ کیا کچھ نہ دیں گے۔

دوستاں راہ کجاکنی محروم　　تو کہ بادشمناں نظرداری

مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۱۹ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضاعت کے وصل میں اسی ابولہب کے واقعہ کو بیان فرما کر فرماتے ہیں:

دریں جا سنداست مراھل موالیدرا کہ درشب میلاد آں حضرت سرور کنندوبذل اموال نمایند یعنی ابو لھب که کافر بود چوں بسرور میلاد آں حضرت وبذل شیر جاریه وے بجهت آں حضرت جزاداده شد تا حال مسلماں که مملواست بمحبت و سروروبذل مال دروے چه باشد لیکن باید که از بدعت ھاکه عوام احداث کرده انداز تغنی و آلات محرمه و منکرات خلی باشد۔

ترجمہ: اس واقعہ میں مولود والوں کی بڑی دلیل ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کافر تھا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا ہوگا جو محبت وخوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کرتا ہے لیکن چاہیئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں میں یعنی گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔

(۸) ہر زمانہ اور ہر جگہ میں علماء واولیاء مشائخ اور عامۃ المسلمین اس میلاد شریف کو مستحب جان کر کرتے رہے اور کرتے ہیں، حرمین شریفین میں بھی نہایت اہتمام سے یہ مجلس پاک منعقد کی جاتی ہے۔جس ملک میں بھی جاؤ مسلمانوں میں یہ عمل پاؤ گے۔اولیاءاللہ وعلماءامت نے اس کے بڑے بڑے فائدے اور برکات بیان فرمائی ہیں۔ہم حدیث نقل کر چکے ہیں کہ جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے قرآن کریم فرماتا ہے: لتکونوا شھدآء ٥ (بقرہ:۱۴۳) ''تاکہ تم اے مسلمانوں گواہ ہو۔'' حدیث پاک میں بھی ہے: انتم شھدآء اللہ فی الارض ٥ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔'' لہٰذا محفل میلاد پاک مستحب ہے۔

آخر مجمع البحار صفحہ ۵۵۰ میں ہے کہ شیخ محمد طاہر محدث ربیع الاول کے متعلق فرماتے ہیں: فانه شھرامرنا باظھار الحبور فیه کل عام معلوم ہوا کہ ربیع الاول میں ہر سال خوشی منانے کا حکم ہے:

تفسیر روح البیان پارہ ۲۶ سورہ فتح زیر آیت: محمد رسول اللہ ٥ (فتح:۲۹) ہے:

ومن تعظیمه عمل المولد اذا لم یکن فیه منکر قال الامام السوطی یستحب لنا اظھار

الشکر لمولدہٖ علیہ السلام٥

ترجمہ: میلاد شریف کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم ہے جبکہ وہ بری باتوں سے خالی ہو۔امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ہم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

پھر فرماتے ہیں: وقد قال ابن حجر الھیتمی ان البدعۃ الحسنۃ متفق علیٰ ندبھا وعمل المولد واجتماع الناس لہ کذٰلك بدعۃ حسنۃ قال السخاوی لم یفعلہ احد من القرون الثلثۃ و انما حدث بعد ثم لا زال اھل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقٰت ویعتنون بقراءۃ مولدہٖ الکریم ویظھر من برکاتہٖ علیھم کل فضل عظیم قال ابن الجوزی من خواصہٖ انہ امان فی ذٰلك العام وبشریٰ عاجلۃ بنیل ابغیہ والمرام واول من احدثہ من الملوك صاحب اربل وصنف لہ ابن دحیۃ رحمہ اللہ کتاباً فی المولد فاجازہ بالف دینار وقد استخرج لہ الحفیظ ابن حجر اصلا من السنۃ و کذا لحافظ السیوطی ورد علیٰ الفا کھانی المالکی فی قولہٖ ان عمل المولد بدعۃ مذمومۃ ٥

ترجمہ: ابن حجر ہیتمی نے فرمایا کہ بدعت حسنہ کے مستحب ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور میلاد شریف کرنا اور اس میں لوگوں کا جمع ہونا بھی اسی طرح بدعت حسنہ ہے۔امام بخاری نے فرمایا کہ میلاد شریف تینوں زمانوں میں کسی نے نہ کیا بعد میں ایجاد ہوا پھر ہر طرف کے اور ہر شہر کے مسلمان ہمیشہ مولود شریف کرتے رہے اور کرتے ہیں اور طرح طرح کے صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میلاد پڑھنے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں۔اس مجلس پاک کی برکتوں سے ان پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہوتا ہے۔امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سال بھر اس کی برکت سے امن رہتا ہے اور اس میں مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ہے۔جس بادشاہ نے پہلے اس کو ایجاد کیا وہ شاہ اربل ہے اور ابن دحیہ نے اس کے لئے میلاد شریف کی ایک کتاب لکھی جس پر بادشاہ نے اس کو ہزار اشرفیاں نذر کیں اور حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے اس کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور انکار کیا ہے جو اس کو بدعت سیئہ کہہ کر منع کرتے ہیں۔

ملا علی قاری موردالروی میں دیباچہ کے متصل فرماتے ہیں:

لا زال اھل الاسلام یحتفلون فی کل سنة جدیدة و یعتنون بقراء ة مولدہ الکریم و یظھر علیھم من برکاتہٖ کل فضل عظیمo

اوراسی کتاب کے دیباچہ میں یہ اشعار فرماتے ہیں۔:

لھٰذا الشھر فی الاسلام فضل و منقبة تفوق علی الشھور

ربیع فی ربیع فی ربیع و نور فوق و نور فوق و نور فوق

''اسلام میں اس مہینے کی فضیلت سب مہینوں سے زیادہ ہے۔بہار میں بہار میں بہار ہے۔نور پرنور پرنور ہے''۔(انوار ساطعہ)

ان عبارات سے تین باتیں معلوم ہوئیں :ایک یہ کہ مشرق ومغرب کے مسلمان کو اچھا جان کر کرتے ہیں دوسرے یہ کہ بڑے بڑے علماء،فقہاء،محدثین،مفسرین وصوفیاء نے اس کو اچھا جانا ہے جیسے امام سیوطی،علامہ ابن حجر،ہیتمی ،امام سخاوی ابن جوزی،حافظ ابن حجر وغیرہ ہم۔تیسرے یہ کہ میلاد پاک کی برکت سے سال بھرتک گھر میں امن،مراد پوری ہونا،مقاصد برآنا حاصل ہوتا ہے۔

(۹) عقل کا بھی تقاضہ ہے کہ میلاد شریف بہت مفید محفل ہے۔اس میں چند فائدے ہیں۔مسلمانوں کے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل سن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت بڑھتی ہے۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت بڑھانے کے لئے زیادتی درود شریف اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احوال زندگی کا مطالعہ ضروری ہے۔پڑھے لکھے لوگ تو کتابوں میں حالات دیکھ سکتے ہیں۔مگر ناخواندہ لوگ نہیں پڑھ سکتے۔ان کو اس طرح سننے کا موقع مل جاتا ہے یہ مجلس پاک غیرمسلموں میں تبلیغ احکام کا ذریعہ ہے کہ وہ بھی اس میں شریک ہوں۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات طیبہ سنیں،اسلام کی خوبیاں دیکھیں،خدا توفیق دیں تو اسلام لے آویں۔تیسرے یہ کہ اس مجلس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مسائل دینیہ بتانے کا موقع ملتا ہے۔بعض دیہات کو لوگ جمعہ میں آتے نہیں اوراس طرح سے بلاؤ تو جمع نہیں ہوتے۔ہاں محفل میلاد شریف کا نام لوتو فوراً بڑے شوق سے جمع ہوجاتے ہیں۔خود میں نے بھی اس کا بہت تجربہ کیا۔اب اسی مجلس میں مسائل دینیہ بتاؤ ان کو ہدایت کرو اچھا موقع ملتا ہے۔

چوتھے یہ کہ میلاد شریف میں ایسی نظمیں بنا کر پڑھی جاویں جن میں مسائل دینیہ ہوں اور مسلمانوں کو ہدایت کی

جاوے کیونکہ بمقابلہ نثر کے نظم دل میں زیادہ اثر کرتی ہے اور جلد یاد ہوتی ہے۔ پانچویں یہ کہ اس مجلس میں سنتے مسلمانوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نسب شریف، اولاد، ازواج مطہرات اور ولادت پاک و پرورش کے حالات یاد ہوجائیں گے۔ آج مرزائی، رافضی وغیرہ ہم کو اپنے مذاہب کی پوری پوری معلومات ہوتی ہیں۔ رافضی کے بچوں کو بھی بارہ اماموں کے نام اور خلفائے راشدین کے اسماء تبرا کرنے کو یاد ہوں گے مگر اہل سنت کے بچے تو کیا بوڑھے بھی اس سے غافل ہیں۔ میں نے بہت سے بوڑھوں کو پوچھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کتنی ہے۔ داماد کتنے ہیں بے خبر پایا۔ اگر ان مجلسوں میں ان کا چرچا رہے تو بہت مفید ہو۔ بنی ہوئی چیز کو نہ بگاڑو۔ بلکہ بگڑی ہوئی چیز کو بنانے کی کوشش کرو۔

(۱۰) مخالفین کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ نے فیصلہ ہفت مسئلہ میں محفل میلاد کو جائز اور باعث برکت فرمایا چنانچہ وہ اس کے صفحہ ۸ پر فرماتے ہیں: ''کہ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں، بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔'' عجیب بات ہے کہ پیر صاحب تو مولود شریف کو ذریعہ برکات سمجھ کر خود ہر سال کریں اور مریدین مخلصین کا عقیدہ ہو (کہ شرک وکفر کی محفل ہے محفل میلاد) نہ معلوم ہو کہ اب پیر صاحب پر کیا فتویٰ لگے گا؟

(۱۱) ہم عرس کی بحث میں عرض کریں گے کہ فقہاء کے نزدیک بغیر دلیل کراہت تنزیہی کا بھی ثبوت نہیں ہو سکتا۔ حرمت تو بہت بڑی چیز ہے اور استحباب کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ مسلمان کو اچھا جانیں، تو جو کام شریعت میں منع نہیں اور مسلمان اس کو نیت خیر سے کرے یا کہ عام مسلمان اس کو اچھا جانتے ہوں وہ مستحب ہے۔ اس کا ثبوت بدعت کی بحث میں بھی ہو چکا ہے۔ تو محفل میلاد شریف کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ شرعاً یہ منع نہیں اور مسلمان اس کو کار ثواب سمجھتے ہیں، نیت خیر سے کرتے ہیں لہٰذا یہ مستحب ہے مگر حرام کہنے والے اس کی حرمت پر کونسی قطعی الثبوت قطعی الدلالت حدیث یا آیت لائیں گے صرف بدعت کہہ دینے سے کام نہیں چلتا۔

دوسرا باب

میلاد شریف پر اعتراضات و جوابات میں

مخالفین کے اس پر حسب ذیل اعتراضات ہیں اور ان کے حسب ذیل جوابات ہیں:

اعتراض ۱: محفل میلاد بدعت ہے کہ نہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوئی اور نہ صحابہ کرام و تابعین کے زمانہ میں اور ہر بدعت حرام ہے۔ لہٰذا مولود حرام۔

جواب: میلاد شریف کو بدعت کہنا نادانی ہے۔ ہم پہلے باب میں بتا چکے ہیں کہ اصل میلاد سنت الٰہیہ سنت انبیاء، سنت ملائکہ، سنت رسول اللہ ﷺ، سنت صحابہ کرام، سنت سلف صالحین اور عام مسلمانوں کا معمول ہے۔ پھر بدعت کیسی ؟ اور اگر بدعت ہو بھی تو ہر بدعت حرام نہیں۔ ہم بدعت کی بحث میں عرض کر چکے ہیں کہ بدعت واجب بھی ہوتی ہے اور مستحب بھی، جائز بھی ہوتی ہے اور مکروہ و حرام بھی۔ نیز پہلے باب میں تفسیر روح البیان کے حوالہ سے بتا چکے کہ یہ محفل بدعت حسنہ مستحبہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیونکر حرام ہو سکتا ہے۔

اعتراض ۲: اس مجلس میں بہت سی حرام باتیں ہوتی ہیں مثلاً عورتوں مردوں کو خلط ملط، داڑھی منڈوں کا نعت خوانی کرنا، غلط روایات پڑھنا گویا کہ یہ مجلس حرام باتوں کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا حرام ہے۔

جواب: اولاً یہ حرام چیز ہر مجلس میلاد میں ہوتی نہیں بلکہ اکثر نہیں ہوتیں۔ عورتیں پردوں میں علیحدہ بیٹھتی ہیں اور مرد علیحدہ۔ پڑھنے والے پابند شریعت ہوتے ہیں۔ روایات بھی صحیح بلکہ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ پڑھنے والے سننے والے باوضو بیٹھتے ہیں۔ سب درود شریف پڑھتے رہتے ہیں، اور رقت طاری ہوتی ہے بسا اوقات آنسو جاری ہوتے ہیں اور محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک ہوتا ہے۔

لذت بادہ عشقش زمن مست مپرس ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشتی

ترجمہ: ''اس کے عشق کی شراب کی لذت مجھ مست سے پوچھو۔ خدا کی قسم جب تک تو نہ پیئے گا نہ جانے گا''

ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

اور اگر کسی جگہ یہ باتیں ہوتی بھی ہوں۔ تو یہ باتیں حرام ہوں گی اصل میلاد شریف یعنی ذکر ولادت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیوں حرام ہوگا۔ بحث عرس میں ہم عرض کریں گے کہ حرام چیز کے شامل ہونے سے کوئی سنت یا جائز کام

حرام نہیں ہوجاتا۔ ورنہ سب سے پہلے دینی مدرسے حرام ہونے چاہئیں کیونکہ وہاں مرد بے داڑھی والے بچے جوانوں کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ان کا آپس میں اختلاط بھی ہوتا ہے کبھی کبھی اس کے برے نتیجے بھی برآمد ہوتے ہیں اور ترمذی و بخاری ابن ماجہ وغیرہ کتب حدیث وتفسیر پڑھتے ہیں۔ان میں تمام روایات صحیح نہیں ہوتیں۔بعض ضعیف بلکہ موضوع بھی ہوتی ہیں۔بعض طلبہ بلکہ بعض مدرسین داڑھی منڈے بھی ہوتے ہیں۔تو کیا ان کی وجہ سے مدرسے بند کئے جائیں گے؟ نہیں بلکہ ان محرمات کو روکنے کی کوشش کی جاوے۔بتاؤ اگر داڑھی منڈا قرآن پڑھے تو کیسا؟ قرآن پڑھنا بند کرو گے؟ ہرگز نہیں۔تو اگر داڑھی منڈا میلا د شریف پڑھے تو کیوں بند کرتے ہو؟

اعتراض ۳: محفل میلاد کی وجہ سے رات کو دیر میں سونا ہوتا ہے جس کی فجر کی نماز قضا ہوتی ہے اور جس سے فرض چھوٹے وہ حرام لہٰذا میلاد حرام۔

جواب: اولاً تو میلاد شریف ہمیشہ رات کو نہیں ہوتا۔بہت دفعہ دن میں بھی ہوتا ہے جہاں رات کو ہو، وہاں بہت دیر تک نہیں ہوتا۔دس گیارہ بجے تک ختم ہوجاتا ہے اتنی دیر تک لوگ عموماً ویسے بھی جاگتے ہی ہیں۔اگر دیر لگ بھی جاوے۔تو نماز جماعت کے پابند لوگ صبح کو نماز کے وقت جاگ جاتے ہیں۔جیسا کہ بارہا کا تجربہ ہے۔لہٰذا یہ اعتراض محض ذکر رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روکنے کا بہانہ ہے اور اگر کبھی میلاد شریف دیر میں ختم ہوا اور اس کی وجہ سے کسی کی نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی تو اس سے میلاد شریف کیوں حرام ہوگیا؟ دینی مدارس کے سالانہ جلسے، دیگر مذہبی و قومی جلسے رات کو دیر تک ہوتے ہیں اور بعض جگہ نکاح کی مجلس آخر رات میں ہوتی ہے۔رات کی ریل سے سفر کرنا ہوتا ہے تو بہت رات تک جاگنا ہوتا ہے۔کہو کہ یہ جلسے، یہ نکاح یہ ریل کا سفر حرام ہے یا حلال جب یہ تمام چیزیں حلال ہیں تو محفل پاک کیوں حرام ہوگی؟ ورنہ وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے۔

اعتراض ۴: علامہ شامی نے شامی جلد دوم کتاب الصوم بحث نذر اموات میں کہا کہ میلاد شریف سب سے بدتر چیز ہے۔اسی طرح تفسیرات احمدیہ شریف میں محفل میلاد شریف کو حرام بتایا اور اس کے حلال جاننے والوں کو کافر کہا۔جس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد سخت بری چیز ہے۔۔

جواب: شامی نے مجلس میلاد شریف کو حرام نہ کہا بلکہ جس محفل میں گانے باجے اور لغویات ہوں اور اس کو لوگ میلاد کہیں، کار ثواب سمجھیں اس کو منع فرمایا ہے چنانچہ وہ اسی بحث میں فرماتے ہیں:

واقبح منہ النذر بقراءۃ المولد فی المنایر مع اشتمالہٖ علی الغناء و اللعب و ایھاب

ثواب ذٰلك الیٰ حضرت المصطفیٰo

ترجمہ: اس بھی بری مناروں میں مولود پڑھنے کی نذر ماننا ہے۔ باوجود یہ کہ اس مولود میں گانے اور کھیل کود ہوتے ہیں اس کا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہدیہ کرنا۔

اسی طرح تفسیرات احمدیہ نے ان گانے کی مجالس کو منع کیا کہ جن میں کھیل تماشے بلکہ شراب نوشی بھی ہو اور لوگ اس کو سماع کہہ کر ثواب جانیں۔ تفسیرات احمدیہ نے ان لغویات کی تصریح بھی کر دی ہے۔ دیکھو تفسیرات احمدیہ سورہ لقمان زیر آیت: ومن الناس من یشتری لھوا حدیث (لقمان:٦) ہم نے پہلے بھی عرض کیا کہ محفل میلاد میں لغویات نہ ہوں۔ میں نے خود کراچی میں دیکھا کہ بعض جگہ باجے پر نعت پڑھتے ہیں اور اس کو میلاد شریف کہتے ہیں ایک بار سہوان ضلع بدایوں کے قریب کسی گاؤں میں ایک شخص نے اپنے باپ کی فاتحہ کرائی۔ بجائے قرآن کی تلاوت کہ گراموفون ریکارڈ میں سورہ یاسین بجا کر اس کا ثواب باپ کی روح کو بخشا۔ ایسی بے ہودہ اور حرام باتوں کو کون جائز کہتا ہے؟ اسی طرح ان حضرات کے زمانہ میں بھی ایسی لغو اور بے ہودہ مجلسیں ہوتی ہوں گی۔ اس کو یہ منع فرما رہے ہیں۔ اگر مطلقاً میلاد شریف کو جائز ماننا کفر ہے تو حاجی امداد اللہ صاحب پیر و مرشد بھی اسی میں شامل ہوئے جاتے ہیں۔

اعتراض ۵: نعت خوانی حرام ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا گانا ہے اور گانے کی احادیث میں برائی آئی ہے اسی طرح تقسیم شیرینی کہ یہ اسراف ہے۔

جواب: نعت کہنا اور نعت پڑھنا عبادت ہے سارا قرآن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت ہے۔ دیکھو اس کی تحقیق ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن میں۔ گزشتہ انبیاء کرام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت خوانی کی۔ صحابہ کرام اور سارے مسلمان نعت شریف کو مستحب جانتے ہیں۔ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نعت پاک سنی اور نعت خوانوں کو دعائیں دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعتیہ اشعار اور کفار کی مذمت منظوم کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لاتے تھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے لئے مسجد میں منبر بچھوا دیتے تھے، حضرت حسان اس پر کھڑے ہو کر نعت شریف سنایا کرتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعائیں دیتے تھے کہ: اللھم ایدہ بروح القدس o ''اے اللہ! حسان کی روح القدس سے امداد کر'' (دیکھو مشکوٰۃ شریف جلد دوم باب اشعر) اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نعت گوئی اور نعت خوانی ایسی اعلیٰ عبادت ہے کہ اس کی وجہ سے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مجلس مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں منبر دیا گیا۔ ابو طالب نے نعت لکھی۔ خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں ہے کہ صاحب قصیدہ

بردہ کو فالج ہوگیا تھا۔کوئی علاج مفید نہ ہوتا تھا۔آخرکار قصیدہ بردہ شریف لکھا۔رات کوخواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کھڑے ہوکر سنایا۔شفا بھی پائی اور انعام میں چادر مبارک بھی ملی،نعت شریف سے دین و دنیا کی نعمتیں ملتی ہیں۔مولانا جامی،امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور غوث پاک غرضیکہ سارے اولیاء علماء نے نعتیں لکھیں اور پڑھی ہیں۔ان حضرات کے نعتیہ قصائد مشہور ہیں۔حدیث وفقہ میں گانے بجانے کی برائیاں ہیں نہ کہ نعت کی۔جن گیتوں میں مخرب اخلاق مضامین ہوں،عورتوں یا شراب کی تعریفیں ہوں واقعی وہ گانے ناجائز ہیں۔اس کی پوری تحقیق کے لئے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب یقال بعد التکبیر o کتاب الصلوٰۃ اور باب شعر میں دیکھو۔

فقہاء فرماتے ہیں کہ فصیح و بلیغ اشعار کا سیکھنا فرض کفایہ ہے اگر چہ ان کے مضامین خراب ہوں۔مگر ان کے الفاظ سے علوم میں مدد ملتی ہے۔دیوان متنبّی وغیرہ مدارس اسلامیہ میں داخل ہیں۔حالانکہ ان کے مضامین گندے ہیں۔تو نعتیہ اشعار سیکھنا،یاد کرنا،پڑھنا جن کے مضامین بھی اعلیٰ،الفاظ بھی پاکیزہ کس طرح ناجائز ہو سکتے ہیں؟ شامی کے مقدمے میں شعر کی بحث میں ہے:

ومعرفة شعر هم رواية ودراية عند فقهاء الاسلام فرض كفاية لانه تثبت به قواعد العربية و كلامهم و ان كان فيه الخطا فى المعافى فلا يجوز فيه الخٰا فى الالفاظo

ترجمہ: شعراء جاہلیت کے شعروں کو جاننا سمجھنا روایت کرنا فقہاء اسلام کے نزدیک فرض کفایا ہے کیونکہ اس سے عربی قواعد ثابت کئے جاتے ہیں اور ان کے کلام میں اگر چہ معنوی خطا ممکن ہے مگر لفظی غلطی نہیں ہوسکتی۔

گانے کی پوری تحقیق بحث عرس میں قوالی کے ماتحت آوے گی۔انشاءاللہ

تقسیم شیرینی بہت اچھا کام ہے خوشی کے موقع پر کھانا کھلانا،مٹھائی تقسیم کرنا،احادیث سے ثابت ہے،عقیقہ ولیمہ وغیرہ میں کھانے کی دعوت سنت ہے کیوں؟اس لئے کہ یہ خوشی کا موقع ہے۔خاص نکاح کے وقت خرمے تقسیم کرنا بلکہ اس کا لٹانا سنت ہے۔اظہار خوشی کے لئے مسلمان کو ذکر محبوب پاک پر خوشی ہوتی ہے،دعوت کرتا ہے،صدقہ و خیرات کرتا ہے،شیرینی تقسیم کرتا ہے،اسی طرح اساتذہ کرام کا طریقہ ہے کہ دینی کتاب شروع ہونے اور ختم ہونے پڑھنے والے سے شیرینی تقسیم کراتے ہیں۔میں نے مینڈو ضلع علی گڑھ میں کچھ عرصہ تعلیم پائی ہے وہاں دیوبندیوں کا مدرسہ تھا۔مگر کتاب شروع ہونے پر شیرینی تقسیم کی جاتی تھی۔اس سے معلوم ہوا کہ دینی اہم کام کرنے سے پہلے اور ختم کرکے تقسیم شیرینی سنت سلف صالحین ہے اور محفل میلاد بھی اہم دینی کام ہے اس سے پہلے اہل قرآن کو میلاد خوانوں

اور مہمانوں کو کھانا کھلانا بعد میں حاضرین میں تقسیم کرنا اسی میں داخل ہے۔اس تقسیم کی اصل قرآن و حدیث سے ملتی ہے۔قرآن فرماتا ہے:

یایھا الذین اٰمنوا اذانا جیتم الرسول فقد موا بین یدی نجوٰلکم صدقة o ذٰلك خیر لکم و اطھرo (مجادلہ:۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والوں جب تم رسول سے کچھ آہستہ عرض کرنا چاہو تو اس سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ شروع اسلام میں مالداروں پر ضروری تھا کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی ضروری مشورہ کریں تو پہلے خیرات کریں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دینار خیرات کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دس مسئلے پوچھے بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا۔دیکھو خزائن العرفان وخازن ومدارک۔اگر چہ وجوب منسوخ ہو گیا مگر اباحت اصلیہ اور استحباب تو باقی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ مزارات اولیاء اللہ پر کچھ شیرینی لے کر جانا، مرشدین اور صلحاء کے پاس کچھ لے کر حاضر ہونا مستحب ہے۔اسی طرح احادیث وقرآن یا دینی کتب کے شروع کرتے وقت کچھ صدقہ کرنا بہتر ہے۔میلا د شریف پڑھنے سے پہلے کچھ خیرات کرنا کارثواب ہے کہ ان میں بھی درحقیقت حضور ہی سے کلام کرنا ہے۔تفسیر فتح العزیز صفحہ ۸۶ میں شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایک حدیث نقل کی:

وبیھقی درشعب الا یمان از ابن عمر روایت کردہ کہ عمر ابن الخطاب سورہ بقرابا حقائق آں در مدت دو از دہ سال خواندہ فارغ شد و روزے ختم شترے راکہ کشتہ طعام و افرِپختہ یاران حضرت پیغمبر را خورانید۔

ترجمہ: بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر سے روایت کیا کہ حضرت فاروق اعظم نے سورہ بقر بارہ سال کی مدت میں اس کے رموز واسرار کے ساتھ پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو ختم کے دن ایک اونٹ ذبح کر کے بہت سا کھانا پکا کر صحابہ کرام کو کھلایا۔

اہم کار خیر سے فارغ ہو کر تقسیم شیرینی وطعام ثابت ہوا۔میلا د پاک بھی اہم کام ہے۔ بزرگان دین تو فرماتے ہیں کہ کسی اہل قرابت کے یہاں جاؤ تو خالی نہ جاؤ کچھ لے جاؤ: تھادوا و تحبواo ''ایک دوسرے کو ہدیہ دو محبت بڑھے گی۔'' فقہاء فرماتے ہیں کہ جب دیار محبوب یعنی مدینہ پاک میں جاوے تو وہاں کے فقراء کو صدقہ دے کہ وہ

حیران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ رب تعالیٰ کہ یہاں بھی پہلا سوال یہ ہی ہوگا کہ کیا اعمال لائے؟

حق بفرماید چہ آوردی مرا اندرآں مہلت کہ من دادم ترا

یہ تقسیم اسراف نہیں کسی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ: لاخیر فی السرف o ''اسراف میں بھلائی نہیں''۔ فوراً جواب دیا: لا سراف فی الخیر o ''بھلائی میں خرچ کرنا اسراف نہیں۔''

اعتراض ۶: محفل میلاد کے لئے ایک دوسرے کو بلانا حرام ہے۔ دیکھو لوگوں کو بلا کر نفل کی جماعت بھی منع ہے تو کیا میلاد اس سے بڑھ کر ہے؟ (براہین)

جواب: مجلس وعظ، دعوت ولیمہ، مجالس امتحان و محفل نکاح وعقیقہ وغیرہ میں لوگوں کو بلایا ہی جاتا ہے بولو یہ امور حرام ہوگئے یا حلال رہے؟ اگر کہو کہ نکاح و وعظ وغیرہ فرائض اسلامی ہیں لہٰذا ان کے لئے مجمع کرنا حلال۔ تو جناب تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہم فرائض سے ہے۔ لہٰذا اس کے لئے بھی مجمع کرنا حلال ہے۔ نماز پر دیگر حالات کو قیاس کرنا سخت جہالت ہے اگر کوئی کہے کہ نماز بے وضو منع ہے۔ لہٰذا تلاوت قرآن بھی بے وضو ہونی چاہیئے وہ احمق ہے یہ قیاس مع الفارق ہے۔

اعتراض ۷: کسی کی یادگار منانا اور دن، تاریخ، وقت مقرر کرنا شرک ہے اور میلاد شریف میں دونوں ہیں لہٰذا یہ بھی شرک ہے۔

جواب: خوشی کی یادگار منانا بھی سنت ہے۔ اور دن و تاریخ مقرر کرنا مسنون۔ اس شرک کہنا انتہا درجہ کی جہالت و بے دینی ہے۔ رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا: وذکرھم بایٰم اللہ o (ابرٰھیم:۵) ''یعنی بنی اسرائیل کو وہ دن بھی یاد دلاؤ جن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نعمتیں اتاریں۔'' جیسے غرق فرعون من وسلویٰ کا نزول وغیرہ (خزائن العرفان) معلوم ہوا کہ جن دنوں میں رب تعالیٰ اپنے بندوں کو نعمت دے ان کی یادگار منانے کا حکم ہے۔

مشکوٰۃ کتاب الصوم التطوع فصل اول میں ہے:

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنین فقال فیہ ولدت و فیہ انزل علیo

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دوشنبہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اسی دن ہم پیدا ہوئے اسی دن ہم پر وحی ابتداء ہوئی۔

ثابت ہوا کہ دوشنبہ کا روزہ اس لئے سنت ہے کہ یہ دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کا ہے۔اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔یادگار منانا سنت ہے اس کے لئے دن مقرر کرنا سنت ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کی خوشی میں عبادت کرنا سنت ہے۔عبادت خواہ بدنی ہو جیسے روزہ اور نوافل یا مالی جیسے صدقہ اور خیرات و تقسیم شیرینی وغیرہ۔مشکوٰۃ یہ ہی باب فصل ثالث میں ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ پاک میں تشریف لائے تو وہاں یہودیوں کو دیکھا کہ عاشورہ کے دن روزے رکھتے ہیں۔سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب نے فرعون سے نجات دی تھی ہم اس کے شکریہ میں روزے رکھتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:فنحن احق و اولی بموسیٰ منکم o ''ہم موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تم سے زیادہ قریب ہیں:فصامه و امر بصیامہٖ o خود بھی اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا۔'' چنانچہ اول اسلام میں یہ روزہ فرض تھا۔اب فرضیت تو منسوخ ہوچکی مگر استحباب باقی ہے۔اسی مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ عاشورہ کے روزے کے متعلق کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ اس میں یہود سے مشابہت ہے تو فرمایا کہ اچھا سال آئندہ اگر زندگی رہی تو ہم دو روزے رکھیں یعنی چھوڑا نہیں بلکہ زیادتی فرما کر مشابہت اہل کتاب سے بچ گئے۔ہم نے شان حبیب الرحمٰن میں حوالہ کتب سے بیان کیا کہ پنج گانہ نمازوں کی رکعتیں مختلف کیوں ہیں۔فجر میں دو،مغرب میں تین،عصر میں چار،وہاں جواب دیا ہے کہ یہ نمازیں گزشتہ انبیاء کی یادگاریں ہیں کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں آکر رات دیکھی تو پریشان ہوئے،صبح کے وقت دو رکعت بطور شکریہ ادا کیں۔حضرت ابرہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ دنبہ پایا،لخت جگر کی جان بچی،قربانی منظور ہوئی،چار رکعت بطور شکریہ ادا کیں۔یہ ظہر ہوئی وغیرہ وغیرہ معلوم ہوا کہ نماز کی رکعت بھی دیگر انبیاء کی یادگار ہیں۔حج تو از اول تا آخر ہاجرہ و اسماعیل و ابرہیم کی یادگار ہے اب نہ تو وہاں پانی کی تلاش ہے اور نہ شیطان کا قربانی سے روکنا۔مگر صفا و مروہ کے درمیان چلنا،بھاگنا،منیٰ میں شیطان کو کنکر مارنا بدستور ویسے ہی موجود ہے محض یادگار کے لئے۔اس کی نفیس بحث کا مطالعہ کرہ۔شان حبیب الرحمٰن میں۔

ماہ رمضان خصوصاً شب قدر اس لئے افضل ہوئے کہ ان میں قرآن کریم کا نزول ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے:شهر رمضان الذی انزل فیه القراٰن o (بقرہ:۱۸۵) اور فرماتا ہے:انا انزلنٰه فی لیلة القدر o (القدر:۱) جب قرآن کے نزول کی وجہ سے یہ مہینہ،رات تا قیامت اعلیٰ ہوگئے تو صاحب قرآن ﷺ کی

ولادت پاک سے تا قیامت ربیع الاول اور اس کی بارھویں تاریخ اعلیٰ و افضل کیوں نہ ہو۔حضرت اسماعیل الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کے دن کو روز عید قرار دے دیا گیا۔معلوم ہوا کہ جس دن جس تاریخ میں کسی اللہ والے پر اللہ کی رحمت آئی ہو۔وہ دن ، وہ تاریخ تا قیامت رحمت کا دن بن جاتا ہے۔دیکھو جمعہ کا دن اس لئے افضل ہے کہ اس دن میں گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر ربانی انعام ہوئے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش،انہیں سجدہ کرنا،ان کا دنیا میں آنا،نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی پار لگنا،یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا،یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے فرزند سے ملنا،موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرعون سے نجات پانا،پھر آئندہ قیامت کا آنا یہ سب جمعہ کے دن ہے لہٰذا جمعہ سید الایام ہو گیا۔

اسی طرح برعکس کا حال ہے کہ جن مقامات اور جن تاریخوں میں قوموں پر عذاب آیا ان سے ڈرو۔منگل کے دن فصد نہ لو کہ یہ خون کا دن ہے،اسی دن ہابیل کا قتل ہوا۔اسی حضرت حوا کو حیض شروع ہوا۔دیکھو ان دنوں میں یہ واقعات کبھی ایک بار ہو چکے۔مگر ان واقعات کی وجہ سے دن میں عظمت یا حقارت ہمیشہ کے لئے ہو گئی۔

معلوم ہوا کہ بزگوں کی خوشی یا عبادت کی یادگاریں منانا عبادت ہے آج بھی یادگار اسمٰعیل شہید،یادگار مولانا قاسم خود مخالفین مناتے ہیں۔اگر کسی چیز کا مقرر کرنا شرک ہو جاوے تو مدرسہ دیوبند کی تاریخ امتحان مقرر۔تعطیل کے لئے ماہ رمضان مقرر،دستار بندی کے لئے دورہ حدیث مقرر،مدرسین کی تنخواہ مقرر،کھانے اور سونے کے لئے وقت مقرر،جماعت کے لئے گھنٹہ اور منٹ مقرر،نکاح ولیمہ اور عقیقہ کے لئے تاریخیں مقرر،میلاد شریف کو شرک کہنے کے شوق میں اپنے گھر کو آگ نہ لگاؤ۔یہ تاریخیں محض عادت کے طور پر مقرر کی جاتی ہیں۔یہ کوئی بھی نہیں سمجھتا کہ اس تاریخ کے علاوہ اور تاریخ میں محفل میلاد جائز ہی نہیں۔اسی لئے ہمارے یوپی میں ہر مصیبت کے وقت،کسی کے انتقال کے بعد میلاد شریف کرتے ہیں۔کاٹھیاواڑ میں خاص شادی کے دن ،میت کے تیجہ،دسویں،چالیسویں کے دن میلاد شریف کرتے ہیں،پھر ماہ ربیع الاول میں ہر جگہ پورے ماہ میلاد شریف ہوتے رہتے ہیں۔سوائے دیوبند کے ہر جگہ دستور ہے بلکہ سنا گیا ہے کہ وہاں بھی عام باشندے میلاد شریف برابر کرتے ہیں۔خیال رہے کہ دن یا جگہ مقرر کرنا چند وجہ سے منع ہے۔ایک یہ کہ وہ دن یا جگہ کسی بت سے نسبت رکھتی ہو۔جیسے ہولی، دیوالی کے دن اس کی تعظیم کے لئے دیگ پکائے۔یا مندر میں جا کر صدقہ کرے۔اسی لئے مشکوٰۃ باب النذر میں ہے کہ کسی نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی منت مانی تو فرمایا۔کیا وہاں کوئی بت یا کفار کا میلہ تھا،عرض کیا نہیں،فرمایا جا اپنی نذر پوری کر۔یا اس تعین میں کفار سے مشابہت ہو۔یا

اس تعین کوواجب جانے۔اسی لئے مشکوٰۃ باب صوم النفل میں ہے کہ صرف جمعہ کے روزے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے۔یا اسے واجب جاننا منع ہے یا جمع عید کا دن ہے اسے روزے کا دن نہ بناؤ۔

ان اعتراضات سے معلوم ہوا کہ مانعین کے پاس کوئی دلیل حرمت موجود نہیں۔یوں ہی ایک چڑ پیدا ہوگئی ہے۔اس لئے محض قیاسات باطلہ سے حرام کہتے ہے مگر یادرہے۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائینگے اعدا تیرے نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا